رپورٹ: مولانا محمد اسرار مدنی

آل پارٹیز مشاورتی اجلاس اور دفاع پاکستان کونسل کی بحالی

۲۱ مئی ۲۰۱۶ء کو ہمارے بلکہ پورے پاکستانی قوم کے لئے ایک بدقسمت دن تھا کہ امریکہ نے بلوچستان میں ایک ڈرون حملہ کیا جس میں افغانستان کی تحریک طالبان کے سربراہ ملا اختر منصور کو شہید کردیا گیا ، یقیناً طالبان افغانستان کے لئے یہ دن غم اور صدمے کا دن تھا لیکن اس کے ساتھ پاکستان کے ۱۹ کروڑ عوام، دینی ، سیاسی ،قومی قیادت اور حکمرانوں کے لئے بھی امریکہ کا یہ پیغام بہت بڑا صدمہ تھا، پوری قوم سکتہ کی حالت میں تھی اور انتظار کررہی تھی کہ حکومت کی طرف سے امریکہ کو کیا جواب دیا جائے گا، لیکن ہماری بدقسمتی سمجھیں کہ حکمرانوں کی طرف سے حسب سابق معذرت خواہانہ رویہ اپنا کر ایک غیرت مند قوم کا سرشرم سے جھکا دیا، وزیر اعظم پاکستان لندن میں سیر سپاٹوں میں مصروفیت کی وجہ سے مذمتی بیان کی جرات بھی نہ کرسکے۔ اب ظاہر ہے کہ قوم کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، اسی طرح دینی حلقوں میں بھی اضطرابی کیفیت بڑھتی جارہی تھی ، اسی اثناء میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق کو کھڑا کر کے قوم کی ترجمانی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشند

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے حضرت مولانا سمیع الحق پر کہ جب کبھی بھی ملک پر کوئی آفت ، مصیبت اور تکلیف آتی ہے تو مولانا سمیع الحق تمام دینی مذہبی اور سیاسی جماعتوں کو آواز دے کر ایک میز پر بٹھاتے ہیں اور مشترکہ جدوجہد کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔

حملہ کے تین دن بعد بلآخر اسی مردقلندر نے اس تشویشناک صورتحال پر تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین کو دعوت دی اور ۳۰ مئی کو اسلام آباد میں جمع کر کے قوم کو ایک حوصلہ اور ملک دشمن قوتوں کو ایک پیغام دیا کہ یہ ملک ۱۹ کروڑ غیرت مند مسلمانوں کا ملک ہے، جو ہم کسی صورت پر چند مفاد

پرست حکمرانوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے، کانفرنس میں تمام قائدین اور شرکاء کا جذبہ یقیناً قابل تحسین تھا، سب نے بیک آواز دفاع پاکستان کونسل کو فعال بنانے اور قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کی قیادت میں ملک کے خلاف بیرونی اوراندرونی سازشوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔کانفرنس سے اجلاس کے میزبان قائد جمعیت مولانا سمیع الحق (امیر جمعیۃ علماء اسلام) نے خطبہ صدارت میں پاکستان میں جاری ڈرون حملوں ،ملا اختر منصور کی شہادت اور اندرونی و بیرونی خلفشار پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تمام قائدین کا اتنے مختصر نوٹس پر مصروفیات چھوڑ کر، ناچیز کی دعوت پر لبیک کہنا ان کی حب الوطنی کی دلیل ہے۔ دو ماہ پہلے میری دعوت پر اکثر قائدین لاہور میں بھی جمع ہوئے تھے،اس کے بعد پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب کے عشائیہ پر اور پھر منصورہ میں جماعت اسلامی کی ایک بڑی کانفرنس میں اور ہرجگہ یہی پریشانی نظر آئی کہ پاکستان کو چیلنجوں کا سامنا ہے، اس سے نمٹنا کسی ایک کی بس کی بات نہیں، ان حالات میں انیس کروڑ عوام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہوگا۔ اگر ہم اسلام ، پاکستان اور مسلمانوں کے ساتھ مخلص ہیں تو بھر پور طریقے سے نفاذ مصطفیٰ کی تحریک شروع کرنی ہوگی، سیکولرازم اور لبرل ازم جیسے فتنے دب جائیں۔ گزشتہ تین اجلاسوں میں ناچیز نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا کہ خدانخواستہ ہماری تحریک سیاست کی بھینٹ نہ چڑھ جائے، مگر وہ بیل مونڈھے نہ چڑھ سکی۔ حالانکہ اس وقت لوہا گرم تھا، جذبات متحرک تھے، مگر اب ایک بار پھر ہمیں ایک عظیم حادثہ سے دوچار ہونا پڑا اور وہ بلوچستان کا ڈرون حملہ اور اس میں ملا اختر منصور کی شہادت ۔ میں خود انتہائی شکستہ ،بوڑھا، کمزور، ناتواں اور بے بس ہوں، مگر بعض احباب کے اصرار پر فرض کفایہ ادا کرنے کے لئے نکلا ہوں۔

محترم قائدین ! یہ مسئلہ صرف ملا اختر منصور کا نہیں بلکہ پاکستان اور افغانستان سمیت تمام مسلم امت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ ملا اختر منصور تو جام شہادت نوش کر کے خالق حقیقی سے جا ملے لیکن افغانستان کا مستقبل طالبان ہی کا ہے، ایک سال پہلے امریکہ نے اعلان کیا تھا کہ طالبان کی لڑائی دہشت گردی کی نہیں بلکہ ان کی آزادی کی جنگ ہے، لہٰذا افغان طالبان اپنی آزادی کی جنگ جب ، جہاں اور جیسے لڑنا چاہیں وہ آزاد ہیں۔ ابراہیم لنکن اور جارج نے امریکہ میں جنگ نہیں لڑی ، خمینی نے ایران کی آزادی کی جنگ باہر سے لڑی، اسی طرح موزے تنگ نے چین میں بیٹھ کر نہیں بلکہ باہر بیٹھ کر کی۔ لہٰذا افغان طالبان جہاں بھی بیٹھے ،سفر کریں کسی کو کوئی اعتراض کا اور نہ ہی کسی قسم کی مداخلت کا حق حاصل ہے۔ مداخلت صرف امریکہ کرتا ہے، میں نے بارہا پوچھا کہ وہ تحریری یا زبانی معاہدہ کیا ہے جو امریکہ کے ساتھ ہوا ہے؟ لیکن کئی سال کے مباحثوں کے باوجود حکومت ہمیں مطمئن نہیں کر سکے۔ آپ حضرات کو یاد ہوگا

کہ دفاع پاکستان کونسل نے سلالہ ڈرون حملے کے بعد سپریم کورٹ میں کیس دائر کیا، جس کو مسترد کیا گیا۔ ہمیں بزدلی نہیں دکھانی چاہیے، گزشتہ دور میں ایک جرنیل نے نیٹو سپلائی روک دی تو امریکہ نے گھٹنے ٹیک دیئے، مگر ہماری خارجہ پالیسی ہمیں امریکہ کی طرف جھکاؤ اور غلامانہ ذہنیت نے امریکہ کو اس قابل بنا دیا کہ اس نے کھل کر کہا کہ میں جہاں چاہوں کھل کر حملہ کرسکتا ہوں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ پاکستان کی بڑی پارٹیوں اور حکومت نے پاکستانی عوام کی جذبات کی ترجمانی نہیں کی۔ آرمی چیف جنرل راحیل شریف کی طرف سے امریکی سفیر کو احتجاج قابل تحسین ہے۔ ہماری سول حکومت ایک دوسرے کا منہ کالا کرنے میں مصروف ہے، ایک دوسرے پر چوری اور ڈاکہ زنی کے اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کررکھی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک کا دوسرے کو چور قرار دینے والی بات میں دونوں سچے ہیں۔ یہ پانامہ لیکس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عذاب ہے اسی طرح ممتاز قادری کو جس طرح ڈھٹائی سے پھانسی دی گئی اور ننگ ملت پرویز مشرف کو جس جرات سے باہر بھیجا گیا وہ پروٹیکشن بل کے نام تھے تو جو فتنہ مسلط ہوا اور آخر میں وزیراعظم کا لبرل ازم اسٹیٹ کا اعلان پاکستانی حکومت کی غلامانہ ذہنیت اور مغرب پرستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایسے حالات میں اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

بدقسمتی سے امریکہ کے بعض ذرائع نے یہاں تک کہا کہ ڈرون حملے سے پہلے ہم نے پاکستان کو آگاہ کیا تھا، اور بعض ذرائع کے مطابق حملہ کے بعد۔ دونوں صورتوں میں پاکستانی قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ امریکہ نے گوادر کے قریب حملہ کرکے چین سمیت پورے جنوبی ایشیاء کو میسج دیا کہ ہم آپ کے تجارتی مراکز کو ایک منٹ میں نشانہ بنا سکتے ہیں۔ تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اللہ سے عہد کریں کہ اس تحریک کو سیاست کی آلائیشوں سے الگ رکھ کر ایک موثر تحریک بنائے تو پاکستان کو امریکہ سمیت مغربی غلامی سے نجات دلا کر خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بنا سکے۔

جماعت اسلامی کے سابق امیر سید منور حسن صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سمیع الحق کا ایسے موقع پر اجلاس طلب کرنا انتہائی بروقت اقدام ہے۔ جس کی میں تائید کرتا ہوں، مولانا سمیع الحق کے تفصیلی خطاب کے بعد کچھ کہنے کی گنجائش نہیں البتہ یہ اجلاس عقل مندوں کے لئے اشارہ کافی ہے۔

جماعت الدعوۃ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا کہ یہ اجلاس ایک تاریخی تسلسل نظر آرہا ہے، یاد رہے کہ یہ صرف ایک ڈرون حملہ نہیں اگر وزارت خارجہ نے امریکی سفیر کو بلا کر دبے الفاظ میں

احتجاج کیا لیکن ادھر سے اوبامہ مقابلے میں ڈائریکٹ آ گیا اور بغیر کسی واسطے کے اعلان کیا کہ ہم حملے جاری رکھیں گے۔ لہٰذا اس مشن میں ہم مولانا سمیع الحق کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اوبامہ کی دھمکیوں پر امت اور اسلامیان پاکستان کو متحد ہونا ہوگا۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ اویس نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈرون حملہ صرف پاکستانی عوام پر نہیں بلکہ ہمارے نصاب تعلیم ،میڈیا، عائلی قوانین سمیت سب پر ہے، نائن الیون کا واقعہ، پھر چودہ گیارہ کا واقعہ اور پھر سات گیارہ کا واقعہ مسلمانوں کے خلاف ایک بنا بنایا منصوبہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ بہت ساری بیرونی ایجنسیاں سی آئی اے ،را اور موساد پاکستان کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ لہٰذا ہماری افواج کو ضرب غضب کے ساتھ ساتھ ان ایجنسیوں پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور آخر میں مولانا سمیع الحق صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ جس طرح چاہیں ،جہاں چاہیں جمعیت علماء پاکستان آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہے۔

اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ جب بھی ملک کی سالمیت کو خطرہ درپیش ہوا تو ہم نے مولانا سمیع الحق کی آواز پر لبیک کہا، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں آنے والے تمام قائدین کے دل ودماغ میں پاکستان کی محبت ہے۔ لہٰذا امریکہ سمیت اس کے حواریوں پر بھی ہمیں نظر رکھنی چاہیے جو پاکستان کے امن کو پامال کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہرجگہ مذہبی کارکنوں کو پابند سلاسل کیا گیا ،لہٰذا ہم حکومت سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ وہ حسب بے جا میں رکھے جانے والے تمام مذہبی کارکنوں کو باعزت طور پر بری کرے۔ مولانا سمیع الحق نے اس کی تائید کرتے ہوئے دفاع پاکستان کونسل کی طرف سے فوراً ایک کمیٹی تشکیل دی جو سیکورٹی ایجنسیوں سمیت تمام اہم ذمہ داران سے ملاقات کرے گی۔

سابق وزیراعظم آزاد کشمیر سردار محمد عتیق خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اس اجلاس کے اعلامیے سے اتفاق کرتا ہوں ، بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی ظالمانہ پھانسی اور ان کے خلاف ترکی کے احتجاج پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ،انہوں نے کہا کہ دیگر مسلمان ممالک پر صنعتی پابندیاں لگنے والی ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو جگانا ہوگا۔

عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۰۰۴ء سے اب تک تین سو نوے ڈرون حملے کئے گئے، جب بھی مذاکرات کی بات چلی امریکہ نے گولی ماری، حکیم اللہ محسود کو اسی طرح نشانہ بنایا گیا، پھر ملا عمر کی وفات کی خبر اس وقت لیک کی گئی جب مذاکرات اختتامی مراحل

میں تھے۔ لیکن اب ہمیں مزید خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے، امریکہ ہمیں مذاکرات کے حوالے سے ٹال مٹول کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۱۶ء پاکستان کی تشخص اور بقا اور موت کا سال ہے۔ لہٰذا ہمیں اس پر غور کرنا ہوگا۔

مسلم لیگ ض کے سربراہ محمد اعجاز الحق نے کہا کہ دفاع پاکستان کونسل کا پلیٹ فارم صرف مذہبی جماعتوں کا پلیٹ فارم نہیں بلکہ تمام محبّ وطن جماعتوں کا پلیٹ فارم ہے۔ آج ایک وفد بنائیں تمام سیاسی جماعتوں کو دعوت دیں اسی طرح ایک کونسل کی طرف سے حکمرانوں کو بھی بھیج دیں، آج نہ ہمارے دوست خوش ہیں اور نہ دشمن، امریکہ ایران پر ڈرون حملے کی جرات نہیں کرسکتا ہے، پٹھان کوٹ حملے میں بھارت نے پاکستان پر الزام لگایا تو ہم (حکومت) نے خود تسلیم کیا اور ایف آئی آر پاکستان میں کاٹ دی، اور جائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم بنادی، لیکن کلبھوشن یادیو پکڑا گیا تو کیا کسی نے جوائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم بنائی؟

جمعیت اہل حدیث کے سربراہ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا کہ پاکستان کے دفاع کو خطرات لاحق ہیں، اور اس کے لئے ایک مضبوط لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔

جماعت اسلامی کے رہنما لیاقت بلوچ نے کہا کہ ۶۸ سال سے ہمارے ملک میں جاری داخلی اور خارجی پالیسیاں مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئیں، بنگلہ دیش میں مذہبی قائدین کی پھانسیوں پر وہاں کی سپریم کورٹ کا فیصلہ پڑھ لیں تو پاکستان کی حمایت پر انہیں سزا وار ٹھہرایا گیا ہے۔ پوری دنیا سے ہم نے رابطے کئے مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر پاکستان جرات کا مظاہرہ نہ کرے تو اسی طرح ہوتا رہے گا جبکہ پاکستانی حکومت اسے بنگلہ دیش کا داخلی مسئلہ قرار دے کر جان چھڑا رہی ہے۔ ایسے حالات میں پاکستانی قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہوگا۔ آخر میں تمام قائدین نے متفقہ طور پر ایک اعلامیہ جاری کیا جس کا متن حسب ذیل ہے:

اعلامیہ

اجلاس میں متفقہ طور پر دفاع پاکستان کو فعال کرنے اور ملکی دفاع کے لئے تمام تر جدوجہد اسی پلیٹ فارم سے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ امریکہ کی طرف سے بلوچستان میں ڈرون حملہ پاکستان پر حملہ ہے۔ امریکی اقدام نے ایک دفعہ پھر دوستوں کی پیٹھ پر چھرا گھونپا اور قیام امن کے عمل کو تباہ کیا ہے، خطہ میں امن کیلئے امریکہ اور نیٹو فورسز افغانستان کی سرزمین چھوڑ دیں وطن عزیز پاکستان کی سلامتی و خودمختاری پر حملوں کو کسی صورت قبول نہیں کیا جاسکتا۔

☆ امریکی صدر اوبامہ کی پاکستان میں ڈرون حملے جاری رکھنے کی دھمکیاں کھلی جارحیت ہے، سیاسی وعسکری قیادت جرات مندانہ پالیسیاں اختیار کرتے ہوئے اس مسئلہ کو تمام عالمی فورمز پر اٹھائے۔ سپریم کورٹ کو بھی اس مسئلہ کا فوری نوٹس لینا چاہیے۔

☆ امریکی دھمکیوں اور ڈرون حملوں کے خلاف تمام مذہبی و سیاسی جماعتیں قومی سلامتی کے تحفظ کے لئے فعال کردار ادا کریں گی۔ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام ۵ جون کو اسلام آباد میں ہوگا جس میں ملک بھر کی مذہبی و سیاسی قیادت کو شرکت کی دعوت دی جائے گی جبکہ مسئلہ کی اہمیت اور سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے رمضان المبارک میں بھی اس تحریک کو پوری قوت سے جاری رکھا جائے گا۔

☆ سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ کے بعد نیٹو فورسز کی سپلائی لائن بند کی گئی تھی، بلوچستان میں ڈرون حملہ کے بعد بھی ایسے ہی جراتمندانہ اقدامات اٹھانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

☆ بین الاقوامی طاقتوں نے پاکستان کے خلاف پراکسی وار کیلئے بلوچستان کو خاص طور پر نشانہ بنا رکھا ہے اور پاک چین اقتصادی راہداری منصوبہ کے خلاف سازشیں کی جارہی ہیں۔ کلبھوشن یادیو اور افغان انٹیلی جنس افسران کی گرفتاریاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں، ملک سے بھارتی خفیہ ایجنسی را اور دیگر ممالک کی مداخلت ختم اور انڈیا کی دہشت گردی کو پوری دنیا پر بے نقاب کیا جائے۔

☆ آج کا اجلاس پاک چین اقتصادی راہداری منصوبہ کی بھرپور تائید اور حمایت کرتا ہے، قومی اتفاق رائے کی روشنی میں منصفانہ عمل درآمد یقینی بنایا جائے، ترقی کے لئے منصوبہ کی عالمی دشمن قوتوں کا مقابلہ قومی وحدت اور یکجہتی سے کیا جائے۔

☆ اجلاس ایران کے بھارتی وزیراعظم مودی کے ساتھ چاہ بہار تک ریلوے معاہدہ کو شدید تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کی انتہا کردی ہے، ہندوستان سے فوج اور سویلین کی ۲۰ لاکھ سے زائد کی ناجائز آبادکاری کشمیر میں آبادی کا تناسب بگاڑنے کی سازش ہے۔ حکومت بھارت سے بے بنیاد مذاکرات اور تعلقات کی بحالی کی ناکارہ خواہشات کی بجائے کشمیر کا مقدمہ اور حق خودارادیت کا مسئلہ عالمی سطح پر اٹھایا جائے۔

☆ بعض غیرملکی قوتیں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو نقصانات سے دوچار کرنا چاہتے ہیں، یہ مکروہ

سازشیں اب بالکل بے نقاب ہوچکی ہیں، امریکی صدارتی انتخابی عمل میں مسلمانوں کے خلاف زہر آلود بیانات اس کا واضح ثبوت ہیں۔ حکومت پاکستان امریکہ اوراس کے اتحادیوں کو مضبوط پیغام دے کہ وطن عزیز پاکستان کے تحفظ کے لئے پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑی ہے۔

☆ بھارتی ایماء پر بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے قائدین کی پھانسیاں ۱۹۷۴ء کے معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ حکومتی بے حسی قابل مذمت ہے، حکومت پاکستان کا فرض بنتا ہے کہ وہ مسلم دنیا کو ساتھ ملا کر اسلام پسند قائدین کی پھانسیاں رکوانے کے لئے عملی کردار ادا کرے، ہم ترکی کے شاندار کردار کی تحسین کرتے ہیں۔

☆ تمام پروگرام دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے کئے جائیں تاکہ اتحادی قوت کے ساتھ کونسل کو فعال کیا جائے، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کے سابق سربراہ سید منور حسن ،مولانا سمیع الحق کے ساتھ کونسل کے چیف کوآرڈینیٹر ہوں گے۔

☆ ملک بھر میں مذہبی و دینی کارکنان مدارس ومساجد کے علماء ائمہ اورطلباء کی بے گناہ گرفتاریوں کا سلسلہ فوری ختم کیا جائے اور گرفتار شدگان کو فوری رہا کیا جائے۔ دفاع پاکستان کونسل اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنارہی ہے جو ایسے گرفتار شدگان کے معاملات کی پیروی کرے گی۔

شرکاء اجلاس میں مولانا سمیع الحق، مولانا حامد الحق، مولانا سید یوسف شاہ، مولانا عبدالخالق، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا محمد رمضان علوی، مولانا عرفان الحق، مولانا سید احمد شاہ۔ جماعت الدعوہ پاکستان سے پروفیسر حافظ محمد سعید، حافظ عبدالرحمٰن مکی، مولانا امیر حمزہ، قاری یعقوب شیخ، سید عبدالوحید شاہ، اہل سنت والجماعت پاکستان سے مولانا احمد لدھیانوی، مولانا محمد یونس، جماعت اسلامی سے سید منور حسن، لیاقت بلوچ، مسلم کانفرنس آزاد کشمیر کے سردار عتیق احمد خان، مسلم لیگ ض کے اعجاز الحق، عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید احمد، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا محمد اویس نورانی، تنظیم اسلامی پاکستان کے حافظ عاکف سعید، جمعیت اہل حدیث پاکستان کے علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء اسلام نظریاتی کے مولانا محمد زبیر روحانی، مولانا احمد بنوری، انٹرنیشنل ختم نبوت سے مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے شرکت کی۔